حضرت مولانا طاہر حسین صاحب گیاوی

مدرسہ حسینہ ضلع پلاموں (بہار)

بسم اللہ الرحمہ و الصلوٰۃ و السلام علی النبی لانبی بعدہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازوا جہٖ و ذریا تہٖ اجمعین.

اما بعد!

فاعوذ با للہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللهِ كَذِباً فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَّقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى. صَدَقَ اللهُ الْعَظِيم.

بزرگو دوستو! آپ کے اس شہر میں تحفظ ختم نبوت کے نام سے یہ پروگرام جو آج اجلاس عام کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے آیا ہے یہ مسلسل کئی دنوں سے تربیتی کیمپ کی صورت میں چل رہا ہے اور ملک کا جو مرکزی دینی ادارہ ہے دارالعلوم دیوبند وہاں کے اکابر اور دوسرے صوبوں اور دور دراز علاقے کے چیدہ علماء کرام تشریف لائے ہوئے ہیں یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے حاضری کا موقع ملا۔ اور یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ میں بجائے اس کے کہ پروگرام کی ابتدا سے شریک رہتا پروگرام کے خاتمے پر میری حاضری ہوئی۔

میرے بزرگو یہ موضوع جس اہمیت کا حامل ہے اور ہم مسلمانوں کو جس انداز پر اسکی طرف توجہ کرنی چاہیے حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہماری غفلتوں اور بے خبریوں کو بڑا دخل ہے کہ اس موضوع کے سلسلے میں جیسا چاہئے تھا ویسی ہم توجہ نہ دے سکے لیکن صورت حال کچھ اب ایسی سامنے آ گئی ہے کہ اس سلسلے میں مزید غفلت اور کوتاہی ہماری دینی زندگی کے لئے ہماری ملّت کے لئے ہماری مسلم سوسائٹی کے لئے ہماری آنے والی نسل کے لئے ہمارے معاشرے کے لئے بہت خطرناک ہوگی اس کے نتائج بہت بھیانک ہوں گے، جب یہ ملک انگریزوں کی غلامی میں تھا اور یہ ہندوستان غیر منقسم ملک تھا تو اس فتنے نے انگریزوں کے اشارے پر اور ان کی حمایت میں سر اٹھایا اور اس نبوّت نے انگریزوں کی عطا کردہ نبوّت نے۔ یہ قادیانی نبوّت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نبوت نہیں ہے اللہ سے اور اس کے دین سے اسکا کوئی رشتہ اور تعلق نہیں ہے بلکہ اللہ کے آخری پیغمبر سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مسلمانوں کا رشتہ منقطع کرنے کیلئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ہمارے دلوں سے نکالنے کیلئے انگریزوں نے اس پودے کو لگایا ہے اس وقت جو ہمارے اکابر تھے علماء تھے انہوں نے اس کا مقابلہ کیا اور ایک حد تک اس فتنے کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی لیکن کچھ ہی دنوں

کے بعد جب ملک تقسیم ہوگیا تو اس فتنے کے بانیوں نے اپنا مرکز ہندوستان کے بجائے پاکستان کو بنالیا اور یہ قادیان سے اٹھ کر پاکستان میں ایک مستقل شہر آباد کر کے جس کا نام ربوہ رکھا گیا۔ وہاں اس کا مرکز بن گیا اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ پاکستان کے اندر شروع میں قادیانیوں کو بہت کچھ رعایتیں مل گئیں۔ اقتدار میں چونکہ محمد ظفر اللہ خان تھے جو پاکستان کے وزیر خارجہ تھے ان کی وجہ سے قادیانیوں کو کافی سہولت ملی اور یوں کہئے کہ وہ یہ خواب دیکھ رہے تھے کہ پاکستان کو ہم مرزائی حکومت بنائیں گے قادیانیت حکومت بنائیں گے۔ لیکن ہمارے بزرگ ہمارے علماء سوئے ہوئے نہیں تھے وہ میدان میں آئے انہوں نے حکومت کو جھنجھوڑا اور انہوں نے اس سلسلے میں مسلسل جدوجہد شروع فرمائی۔ بڑی قربانیوں کے بعد ہزاروں ہزار انسانوں کی قربانی پیش کرنے کے بعد ہمارے بزرگوں کی طویل اور مسلسل محنت کے نتیجے میں قادیانیوں کا مرزائیوں کا احمدیوں کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو پایا۔ اور وہ دن آیا کہ جس اقتدار کو سمجھتے تھے کہ ہم اپنا اقتدار بنائیں گے جس حکومت کو وہ تصور کرتے تھے کہ یہ ہماری اپنی حکومت ہوگی۔ اسی حکومت نے ان کے اوپر قانونی پابندی عائد کی اور ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ ان سے ساری سہولتیں واپس لی گئیں اور پھر صرف پاکستان میں ہی نہیں پورے عالم اسلام

نے پوری دنیائے اسلام نے ہمارے بزرگوں کی اس آواز پر لبیک کہا اور ساری دنیا نے یہ فیصلہ دیا کہ ان احمدیوں کا مرزائیوں کا قادیانیوں کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ یہ اسلام کے خلاف ایک نئے دین کی بنیاد رکھتے ہیں۔ یہ اسلام کا لیبل لگا کر کفر کو اسلام کے نام پر لوگوں کے ذہن اور دماغ میں اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غرض یہ کہ اس پورے عالم اسلام کا پوری دنیائے اسلام کا یہ فیصلہ ہوا کہ یہ غیر مسلم ہیں یہ کافر ہیں۔ ان سے شادی بیاہ ناجائز ہے ان سے راہ و رسم رکھنا منع ہے ان کو اپنی مساجد میں آنے نہیں دینا چاہئے انکو مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون ہونے نہیں دینا چاہئے۔

چنانچہ ساری دنیائے اسلام آج اس پر عمل کر رہی ہے لیکن اسکا ایک ریکشن بھی ہوا۔ اسکا ایک ردِ عمل بھی ہوا۔ جب عالم اسلام میں ان کیلئے تنگی ہوگئی اور پاکستان سے ان کا دیش نکالا ہوگیا تو انہوں نے سوچا کہ اب ہم اپنا مرکز بنائیں تو جو اُن کے خلیفہ تھے جو اُن کے سربراہ تھے انہوں نے وہیں اپنا اڈّہ بنایا جہاں سے ان کے بزرگوں کو ان کے بڑوں کو مرزا صاحب کو ان کے جدِّ اعلیٰ کو نبوت ملی تھی یعنی وہیں چلے گئے۔ جنہوں نے ان کو نبوت کیلئے کھڑا کیا تھا اسی یورپ میں گئے امریکہ چلے گئے۔ اب نہ ربوہ ان کا مرکز رہا اور نہ پاکستان میں۔ ان کیلئے کوئی جگہ رہی اور نہ دنیائے اسلام میں ان کیلئے کوئی جگہ رہی۔ تو وہ

اپنی ماں کے گود میں برطانیہ جاکر انہوں نے پناہ لے لی ۔ آج قادیانیوں کا سربراہ کہاں رہتا ہے؟ وہیں رہتا ہے جہاں سے ان کے بڑوں کو نبوت دی گئی تھی اور اس لندن سے اب انہوں نے یہ ذہن پر زور دے کر سوچنا شروع کیا کہ ہم اپنی تحریک کیلئے ہم قادیانیت فروغ دینے کیلئے اب پاکستان میں اپنا مرکز بنا نہیں سکتے سعودیہ میں بنا نہیں سکتے انڈونیشیا میں بنا نہیں سکتے اور دنیا کے کسی مسلم کنٹری میں نہیں بنا سکتے تو انہوں نے دیکھا کہ ہندوستان میں ہمارے لئے میدان ہموار ہوسکتا ہے وہاں ہم آسانی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں جہاں ہمارے خلاف کوئی آرڈیننس نہیں پاس ہوسکتا ہے یہاں ہم کو اپنی تحریک کیلئے تبلیغ کیلئے کھلی چھوٹ ملیگی کھلا میدان ملے گا تو پھر سے قادیان کو انہوں نے اپنا مرکز بنایا ہے۔

میرے دوستو! جب پاکستان میں مرکزیت تھی تو پاکستان کے علمائے سرگرم رہے اور ایک حد تک ہمیں سکون ملا ہوا تھا اگر اس وقفے میں ہم نے تھوڑی غفلت برتی کچھ کوتاہی کی اس فتنے کی طرف توجہ کرنے میں.....تو ہماری یہ غفلت اور ہماری یہ کوتاہی کچھ زیادہ نقصان دہ نہیں تھی اسلئے کہ محاذ پر ہماری ہی جماعت کے اکابر ہمارے ہی بزرگ اسکے مقابلے کیلئے تیار تھے کھڑے تھے اور اس کی پوری پوری سرکوبی کررہے تھے۔لیکن اب جبکہ پھر انہوں نے ہندوستان کا رخ کیا

ہے تو اب اس وقت ہماری ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ ہم اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ ہم اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ ہم اس فتنے سے نمٹنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ لیکن ایک بات جو بہتوں کے ذہن میں کھٹکتی ہے اس کانٹے کو نکال دینا چاہئے۔ وہ ذہن میں چبھنے والا کانٹا یہ ہے کہ ہمارے اس ملک میں اور ہماری اس دنیا میں کافر تو بہت ہیں غیر مسلم تو بہت ہیں عیسائی بھی غیر مسلم ہے یہودی بھی غیر مسلم ہے اور فلاں بھی غیر مسلم ہے اور فلاں بھی غیر مسلم......تو یہ علماء کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک غیر مسلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں کیا بات ہے کہ ہمکو صرف ایک کے خلاف ابھارا جا رہا ہے ایک کی طرف ہمیں متوجہ کیا جا رہا ہے حالانکہ کافر تو سبھی ہیں۔ تو میرے بھائیو۔ ذہن کے اس کانٹے کو نکالنے کی ضرورت ہے جبھی مسئلے کی اہمیت آپ کے ذہنوں میں آئیگی جبھی آپ اس فتنے کی خطرناکی کو محسوس کر سکیں گے۔ آپ نے بہت سارے الفاظ سن رکھے ہونگے جو ہمارے مسلم سوسائٹی میں اور ہمارے دینی معاشرے میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا۔ کہ ایک لفظ ہے کافر ایک لفظ ہے منافق ایک لفظ ہے مرتد ایک لفظ ہے زندیق تو مجموعی حیثیت سے ان میں کا ہر لفظ کافر ہی پر بولا جاتا ہے کفر ہی کی یہ مختلف تعبیر ہے لیکن سب میں کچھ فرق بھی ہے جب آپ کسی شخص کو یہ کہتے ہیں کہ یہ دین کے دائرے سے خارج

ہے اسلام سے خارج ہے یہ کافر ہے غیر مسلم ہے تو اسکا غیر مسلم ہونا تو اپنی جگہ درست لیکن وہ کس انداز کا غیر مسلم ہے کیا اسکے پہلے کبھی وہ مسلمان بھی رہا۔ کیا اسکے پہلے اسنے کبھی اسلام کو تسلیم بھی کیا تھا یا نہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کو قبول ہی نہیں کیا جس کے دل و دماغ میں کبھی اسلام رہا ہی نہیں۔ وہ کفر ہی پر پیدا ہوئے کفر ہی کو اپنایا شروع سے تو یہ بھی ایک کافر ہے۔ اور وہ بھی کافر ہیں کہ جس نے اسلام کو قبول کیا تھا اسلام کو مانتا تھا لیکن اسکے بعد اس نے کچھ ایسے اعمال کئے کچھ ایسے عقیدے بنائے کہ ان عقائد کی بنیاد پر وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔ تو اسے آپ کیا کہتے ہیں اسے آپ شریعت کی اصطلاح میں مرتد کہتے ہیں لیکن مرتد بھی جو ہوتا ہے وہ کچھ ہلکا ہی کافر ہے اسکا کفر بھی اس تیسرے مقابلے میں تھوڑا کم ہے کمزور ہے اسلئے کہ آپ جانتے ہوں گے شریعت کا مسئلہ یہ ہے فقہائے اسلام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص اسلام سے نکل جاتا ہے اسلام کے بعد کفر اختیار کر لیتا ہے اسے مرتد کہا جاتا ہے۔ تو اسکے بارے میں قانون یہ بنا شریعت نے یہ قانون بتایا کہ مرتد کو شبہ ہو گیا ہے جو غلط عقیدہ اسنے اپنا لیا ہے۔ جس بنیاد پر اس نے اسلام کو ترک کر دیا ہے اس سے پوچھا جائے کہ تم نے اسلام کو کیوں ترک کیا تمہیں کیا برائی نظر آئی اسلام میں یا جس کفر کو تم نے اپنایا ہے جس چیز کو تم

نے اپنایا جو عقیدہ کو تم نے اپنایا اس میں کیا خوبی تمہارے سمجھ میں آئی
اسکو سمجھانے کی کوشش کی جائے گی اسلام کی حقانیت کو اس کے سامنے
رکھا جائیگا اسکے شبہات کو دور جائیگا تین دن کے اندر اندر اگر وہ ذہن
اپنا تبدیل کرلیتا ہے اگر اپنے غرر پر اصرار ترک کر دیتا ہے اگر وہ توبہ
کرلیتا ہے تو اسلام میں شریعت میں اسے موقع دیا گیا کہ ٹھیک ہے
اسکی توبہ قبول کرلی جائے گی اسکا ذہن صاف ہو گیا۔ اس نے اپنی
بدعقیدگی کو دور کرلیا جو گندگی اس کے اندر آ گئی تھی اس سے زائل
ہو گئی اور پھر سے یہ ایمان لے آیا تو اسے موقع دیا جائے گا اسکی توبہ
قبول کرلی جائے گی لیکن اگر تین دن کے مہلت کے باوجود اس نے
موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اپنے فیصلہ پر قائم رہا وہ اسلام کا اسی
طرح مذاق اڑاتا رہا بدعقیدگی اور کفر کے اوپر اٹل رہا تو پھر شریعت کا
کھلا ہوا فیصلہ ہے اور فقہائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اب اس شخص
کو اس دنیا میں زندہ رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی" اور جب
اسلامی اقتدار تھا اسی پر عمل ہوتا تھا" تو یہ مرتد ہوا۔ لیکن ایک اور
خطرناک قسم کا کافر ہے جسے زندیق کہا جاتا ہے مرتد کو شریعت کم از کم
تین دن برداشت کر رہی ہے تین دن تک مہلت دے رہی ہے اس
کے لئے افہام و تفہیم کی گنجائش رکھی گئی ہے لیکن ایک کافر وہ ہے کہ جو
کفر کر رہا ہے اور اسے اسلام بتا رہا ہے۔ پہلا کفر کر رہا تھا تو اسے

اسلام نہیں بتا تا تھا ایک آدمی شراب بیچتا ہے لیکن شراب کے نام پر بیچ
ہے سور کا گوشت بیچ رہا ہے لیکن اعلانیہ کہہ رہا ہے کہ سور کا گوشت ہے
جسے پسند ہو لے جائے جسے ناپسند ہو نہ لے جائے لیکن ایک دوسر
دکان دار ہے جو شراب بیچ رہا ہے اور زمزم کا اس نے لیبل لگا رکھا ہے
دے رہا ہے سور کا گوشت اور کہتا ہے یہ بکرے کا گوشت ہے دے ر
ہے نجاست اور پوچھا جائے تو کہہ رہا ہے کہ دیتا ہوں طہارت
پیشاب دے رہا ہے پانی کے نام پر۔ کفر بیچ رہا ہے کفر کو چالو کر رہا ہے
کفر کو ذہنوں میں بیٹھا رہا ہے لیکن اس پر لیبل کس چیز کا ہے اسلام
ہے۔ شراب تو دونوں بیچ رہے ہیں لیکن دونوں کا بیچنا دونوں کا جر
برابر نہیں ہے یہ شخص جو شراب کو زمزم کے نام پر بیچ رہا ہے یہ آدمی
سور کو بکرے کے نام پر بیچ رہا ہے یہ آدمی جو پیشاب کو پانی کے نام
بیچ رہا ہے یہ بڑا مجرم ہے اس کے مقابلے میں...... جس نے پیشاب
پیشاب کہہ کر دیا ہے۔ جس نے سور کو سور کہہ کر دیا ہے۔ جس نے شراب
شراب کہہ کر دیا ہے اسے کہا جاتا ہے زندیق۔

شریعت نے اس کے سلسلے میں موقع نہیں دیا ہے صرف اما
شافعیؒ کی اپنی رائے ہے کہ یہ زندیق اور مرتد دونوں برابر ہیں لیکن
باقی فقہاء باقی ائمہ کہتے ہیں کہ نہیں زندیق کو موقع نہیں دیا جائے
امام مالکؒ فرماتے ہیں لا اَقْبَلَ توبتہ زندیق، زندیق کے لئے

توبہ اُو بہ نہیں ہے اسے تین دن کی مہلت نہیں دی جائے گی اسکے وجود سے دنیا کو ابھی پاک کرنا ہے۔

میرے بھائیو! پیارے آقا سید عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے آپ کا رشتہ کاٹ کر بھی جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو جو رسول پاک ﷺ کی نبوت کے خلاف ایک نبوت کا مدّعی ہو اور پھر ساتھ ساتھ اسلام کا لیبل لگائے ہوئے ہو۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے لئے اس کا وجود کتنا نقصاندہ ہے اس لئے آپ کو اس طرف تو بہر حال توجہ کرنی ہوگی اور اگر آپ اس سلسلے میں ادنیٰ درجہ کی بھی غفلت کریں گے تو پھر آپکی نسلوں پر آپ کے معاشرے پر آپ کی دینی زندگی پر اسکے بہت خطرناک اور بھیانک نتائج برآمد ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس فتنے کے سلسلے میں آپ سب کو انشراح صدر عطا فرمائے اور آپ سکو پوری پوری توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قادیانیت شکن تقریریں

فلاحی کتب خانہ

مرتب

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مفتاحی
مدرس دارالعلوم امدادیہ رائے چوٹی کڈپہ آندھرا پردیس

ناشر

عروش پبلی کیشنز دیوبند